خاندان فاروقی پر ایک تحقیقاتی مقالہ

تاریخی کتب کے حوالہ جات سے مزین ایک مستند دستاویز

ترتیب و تحقیق: اعظم پیرزادہ

مقالہ بسلسلہ سیادت جلالی از حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری

برصغیر میں فاروقی خاندان کی تاریخ

جیسا کہ یہ امر واضح ہے کہ آل عمر فاروق کے زیادہ تر اصحاب یمن، مصر، شام، کوفہ، بصرہ اور مکہ مدینہ جیسے شہروں میں قاضی کے عہدوں پر فائز تھے تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان اصحاب کو وہاں سے ہندوستان یا کسی اور جگہ ہجرت کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس مضمون میں ہم اس ہی نکتہ پر توجہ دیں گے کہ آخر کب اور کہاں سے برصغیر پاک و ہند میں خاندان فاروقی کی تاریخ اور نسب نامے ملنا شروع ہوتے ہیں؟ اس کے لئے متعدد تاریخ کی کتب سے فیض یاب ہونے کے بعد منظر کچھ یوں واضح ہونے لگتا ہے کہ برصغیر میں سب سے پہلے ریاست خاندیش کے بانی راجہ ملک احمد خان فاروقی نے اپنے شجرے میں باقاعدہ خود کو فاروقی لکھوانا شروع کیا اور اس کا شجرہ حضرت ابراہیم بن ادھم شاہ بلخ سے ہوتا ہوا حضرت محمد بن عبداللہ بن عمر بن خطاب پر مکمل ہوتا تھا۔

اس سے پہلے کہ ہم آل عمری کی خاندیشی حکومت پر بحث کریں ایک سرسری سا جائزہ سلطنت خاندیش کا پیش کرتے ہیں۔ خاندیش یا خاندیس دراصل سلاطین دہلی کے دور (1206ء سے 1526ء) میں سلطنت دہلی کے ایک صوبہ کا نام تھا جو آج کل بھارت کے صوبہ مہاراشٹرا کا حصہ ہے۔ فیروز شاہ تغلق (1388ء-1351ء) نے ملک راجہ احمد فاروقی (1399ء-1370ء) کو خاندیش کا صوبیدار بنایا۔ اور تغلق حکومت کے زوال کے دنوں سے ہی 1382ء میں خاندیس پر فاروقیوں نے اپنی آزاد اور خود مختار حکومت قائم کرلی جو کہ تقریباً دو سو سال (1600ء- 1371ء) سے زائد عرصہ تک قائم رہی۔ ابوالفضل کے مطابق گجرات کے بادشاہ احمد شاہ اول نے خاندیش (رشیک) کے دوسرے راجہ ملک نصیر یا ناصر فاروقی کو "خان" اور "سلطنت کا اثاثہ" (تاریخ فرشتہ ج:2-ص:595) کے لقب سے نوازا تب سے اس علاقے کا نام خاندیش پڑ گیا۔ (آئین اکبری-ج:2-ص:57 -انگلش مترجم گالڈوین) جب کہ بعض دیگر مورخین کے مطابق اس علاقہ پر اہیر قوم کی حکومت کے دور میں اہیر قوم کی بھگوان کرشن سے محبت کی وجہ سے اس علاقے کو کانہہ دیش یعنی (کانہہ) کرشن کا دیش کہا جاتا تھا۔ (خاندیس گزٹیئر 1880 حاشیہ 10)۔ مزید برسر تحقیق فرشتہ کے حوالہ سے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس علاقے کا پہلے نام کانہہ دیش تھا لیکن جب مسلمانوں نے یہاں حکومت قائم کی تو ان کو دیئے خطاب کی وجہ سے یہ علاقہ خاندیس کے نام سے مشہور ہوگیا۔ (تاریخ خاندیش کے بکھرے اوراق-پروفیسر ڈاکٹر اکبر رحمانی ص: 39)

اب ہم جائزہ لیتے ہیں خاندیش کے راجاؤں کے فاروقی النسب ہونے کی حقیقت کا تو فرشتہ کے بقول فاروقی سلطنت کا بانی ملک احمد راجہ فاروقی تھا۔ یہ راجہ نام کے ساتھ فاروقی اس لئے لگاتا تھا کہ اس کا نسب حضرت محمد بن عبداللہ بن عمر فاروق سے جاملتا تھا۔ (تاریخ فرشتہ ج: 2-ص:594) اور اس راجہ سے قبل کسی بھی تاریخی کتاب یا حوالے میں کسی شخصیت کا فاروقی ہونا نہیں ملتا۔ اگر ہم ملک راجہ احمد خان کے فاروقی کہلانے کے پس منظر کا جائزہ لیں تو تاریخ ہمیں سلطنت دہلی کے فرمانروا سلطان محمد تغلق کے دربار میں لے جاتی ہے جہاں ملک راجہ احمد فاروقی کے والد ملک مقبل جہاں قاضی القضاء کے عہدے پر براجمان نظر آتے ہیں ۔ جن کو سلطان محمد تغلق اس وقت گجرات کا قاضی بنا کر بھیج دیتا ہے جب وہ اپنا پایہ تخت دہلی سے دولت آباد منتقل کرتا ہے۔ گجرات کے ناظم سید معزالدین (اولاد حضرت فریدالدین گنج شکر) اس وقت تغلق حکومت کے باغی امران صدہ سے برسر پیکار تھے۔ اور ان امران صدہ کا نظریاتی تعلق شیعہ مکتب فکر سے تھا۔ امران صدہ کے ساتھ ہونے والی جھڑپوں میں قاضی مقبل جہاں اور سید معزالدین نے شانہ بشانہ لڑائی میں شرکت کی لیکن بدقسمتی سے سید معزالدین 1344ء میں اس لڑائی میں مارے گئے اور امران صدہ کے امیر علاءالدین حسن گنگو بہمن شاہ نے 1347ء میں آزاد اور خود مختار شعیہ نظریاتی بہمنی ریاست کا اعلان کردیا۔ امران صدہ نے عوامی مقبولیت اور حمایت حاصل کرنے کے لئے کرناٹک کے مشہور صوفی بزرگ حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز (1422ء-1321ء) کی مریدی اختیار کرلی اور سلطان علاؤالدین بہمنی کے اصرار پر حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز کے پوتے ابوالفیض سید من اللہ اس کے پاس
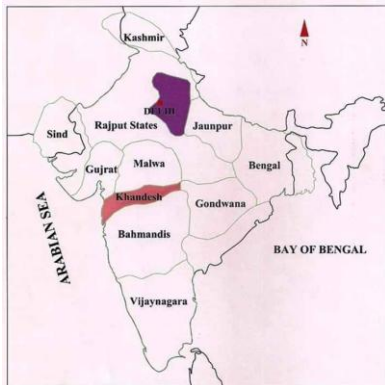
بہمنی سلطنت کے پایہ تخت بیدر چلے آئے۔ ان کے دور میں شیعہ مکتب فکر کو بہت تقویت ملی اور ایران کے ساتھ مثالی تعلقات قائم ہوئے۔ ابوالفیض نے 1474ء میں ایک قلمی رسالہ "شوامل الجمل در شمائل الکمل" لکھا جو آج بھی گلبرگہ (بھارت) کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس رسالہ میں ابوالفیض نے سید معزالدین (حاکم گجرات و اولاد بابا فرید گنج شکر) کو غیر سید ثابت کرنے لئے پہلی مرتبہ حضرت فرید الدین گنج شکر کے متعلق کسی حوالے کے بغیر لکھا کہ "شیخ فرید الدین فاروقی بودند از جانب پدر"۔ ظاہر ہے اس جملے کا مقصد عوام الناس میں شیعہ / سنی اور فاروقی تعصب کا فائدہ اٹھانا اور یہ ثابت کرنا تھا کہ سید سنی ہو ہی نہیں سکتا اور مزید یہ کہ امیر علاؤالدین حسن بہمنی کے ہاتھوں مارے جانے والے سید معزالدین سادات میں سے نہیں بلکہ فاروقی النسب ناظم تھے۔

دوسری طرف بالکل اسی طرز پر قاضی مقبل جہاں کے بیٹے ملک راجہ احمد نے سنی حمایت اور معاونت کے لئے سلطان محمد تغلق کے پیرومرشد اور سلسلہ چشتیہ کے مشہور صوفی حضرت برہان الدین غریب سے حمایت اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے باپ کے نام کے ساتھ لگے لفظ قاضی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نا صرف خود کو فاروقی النسب مشہور کر دیا بلکہ تاپتی دریا کے مشرقی کنارے نیا شہر برہان پور کے نام سے آباد کر کے فاروقی سلطنت کا پایہ تخت بنا دیا اور صوبہ خاندیش کی خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ مزید اضافہ کرتے ہوئے حضرت برہان الدین کے خلیفہ اور سلسلہ چشتیہ کے ایک اور بزرگ حضرت زین الدین شیرازی چشتی کو مائل کرنے کے لئے ان کے نام پر بھی ایک شہر دریا کے دوسرے کنارے پر زین آباد کے نام سے بسا دیا۔ ظاہر ہے ان محرکات کا مقصد بھی شیعہ ریاستوں سے مخالفت اور علیحدگی کا بھرپور اظہار ہی تھا۔ ملک راجہ احمد فاروقی نے بھی ابوالفیض کی طرح بغیر کسی حوالہ کے اپنا شجرہ حضرت ابراہیم بن ادھم سے گزارتے ہوئے حضرت محمد بن عبداللہ بن عمر الفاروق سے جا ملایا۔ جو کہ سراسر بے بنیاد تھا لیکن اس وقت کسی نے تحقیق کی ضرورت محسوس ہی نہ کی کہ حضرت ابراہیم بن ادھم بلخی فاروقی نہیں بلکہ بنو عجل سے تعلق رکھنے والے صوفی بزرگ تھے۔ ملک راجہ احمد فاروقی نے ابوالفیض کے قلمی نسخے سے ہی فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ فاروقی حضرات کی ہندوستان آمد کی مثال مل چکی ہے تو مندرجہ ذیل قسم کا ملا جلا سا شجرہ ترتیب دیا:

ملک راجہ بن خان جہاں بن علی خان بن عثمان بن شمعون شاہ بن اشعث شاہ بن سکندر شاہ بن طلحہ شاہ بن دانیال شاہ بن اشعث شاہ بن ارمیانہ شاہ بن سلطان التارکین برہان العارفین ابراہیم شاہ بن ادھم شاہ بن محمود شاہ بن احمد شاہ بن محمود شاہ بن اعظم شاہ بن اصغر بن محمد احمد بن محمد بن عبداللہ بن امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تاریخ فرشتہ، ج:2- ص594)

اس شیعہ، سنی تفریق اور تعصب کا ہی شاخسانہ تھا کہ حضرت فرید الدین گنج شکر (جنھوں نے اپنی زندگی میں کبھی خود کو فاروقی لکھا نا کہا) کو ان کی وفات (1266ء) کے دوسو سال بعد یعنی 1474ء میں ابوالفیض بلا تحقیق و حوالہ فاروقی لکھ دیتے ہیں اور اس کے بعد آنے والے تمام مورخین حضرات نے بھی اس تحقیق میں کوئی کمی محسوس نہ کی اور صرف کتابوں کی لکھی پڑھی باتوں کو ہی مختلف رنگ و زیبائش اور اضافہ کے ساتھ شجرے مرتب کرتے چلے گئے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ جن بھی بزرگ کے نام کے ساتھ قاضی یا ان کے سلسلہ چشتیہ سے وابستگی کا پتا لگا ان کو بلا تحقیق فاروقی بنا دیا گیا۔ جس میں حضرت ابراہیم بن ادھم، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت عبدالحق رودھالوی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت سچل سرمست، حضرت جلال الدین تھانیسری، حضرت نظام الدین بلخی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت خواجہ غلام فرید وغیرہ کے نام شامل ہوتے ہیں۔ ان تمام شجروں کے متنازعہ ہونے کا ایک ثبوت ان شجروں کا مختلف کتابوں میں مختلف ہونا بھی ہے۔ جس مندرجہ ذیل مثالیں کسی طرح بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔

فاروقی شجرہ نسب اور اس کی اقسام تنقیدی جائزہ: (از سید علی حیدر باقری)

اول: اسحاق بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (سیر الاقطاب)

دوم: ابراہیم بن ادھم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (مقدمہ راحت القلوب)

سوم: عبداللہ واعظ الاصغر بن ابوالفتح واعظ الاکبر بن اسحاق بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (احوال وآثار شیخ فرید الدین مسعود)

چہارم: ابراہیم بن ادھم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (خزینتہ الاصفیاء)

پنجم: عبدالرحمان ابوالحسن بن ناصر شاہ بن عبداللہ رائف بن محمد باقر بن عبداللہ بن حضرت عمر (اسرار عترت فریدی)

ششم: ابراہیم ادھم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (اقتباس الانوار)

ہفتم: اسحاق بن ابراہیم بن ادھم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (مقام گنج شکر)

ہشتم: اسحاق بن ابراہیم بن ادھم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (انوار الفرید)

نہم : ابو الفتح کاخ بن اسحاق بن ابرہیم بن ناصر الدین بن عبداللہ بن حضرت عمر (جواہر فریدی)

دہم: ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن سلیمان بن منصور / ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر(سوانح حضرت بابا فرید)

گیارہ: اسحاق بن ابراہیم بن ادھم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (تذکرہ الانساب)

بارہ: عبداللہ اکبر بن ابوالفتح بن اسحاق بن ادھم بن ابراہیم بن ناصر الدین بن حضرت عمر (مراتہ الانساب)

تیرہ: ابوالقاسم محمد بن محمد عبدالرحمان عبدالحسن بن محمد ناصر بن عبداللہ رائف بن امام عبداللہ محمد باقر بن حضرت عمر (تذکرتہ الاولیاء)

چودہ: اسحاق بن ابراہیم بن ادھم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (شرح دیوان فرید گنج شکر فیضان الفرید)

پندرہ: ادھم قریشی بن سلیمان بن منصور قریشی بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (گلزار فریدی)

سولہ: اسحاق ابراہیم بن ادھم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (ذکر سعید در سیرت بابا فرید)

سترہ: ابراہیم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن حضرت عمر (حدیقیہ الاولیاء)

اٹھارہ: ابوالقاسم محمد بن محمد عبدالرحمان عبدالحسن بن محمد ناصر بن عبداللہ رائف بن امام عبداللہ محمد باقر بن حضرت عمر (تذکرہ صابریہ)

کچھ اولیاءوصوفیاکرام کے شجرے کچھ اس طرح کتابوں میں موجود ہیں:

انیس: ماہان بن ہمایوں بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن حضرت عمر (شاہ ولی اللہ)

بیس: شیخ احمد بن شیخ محمد بن عبدللہ بن منصور بن مالک بن یحیٰی بن محمد بن سلیمان بن ناصر بن عبدللہ بن حضرت عمر فاروق (خواجہ غلام فرید)

اکیس: شیخ عبدالطیف بن محمد باقر بن شہاب الدین بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضہ(سچل سر مست)

بائیس: اسحاق بن ابراہیم بن ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب (مجدد الف ثانی)

تیئس: ارمیانہ شاہ بن ابراہیم شاہ بلخی بن ادھم شاہ بن محمود شاہ بن احمد شاہ بن شاہ بن اعظم شاہ بن اصغر بن محمد احمد بن محمد بن عبداللہ بن حضرت عمر (تاریخ فرشتہ)

اب اگر اوپر دئے گئے تمام شجرہ جات پر غور کیا جائے تو ایک ہی بات واضح ہوتی ہے کہ ان بزرگان کے بہت بعد کے مصنفین نے نقل بمطابق نقل کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے بلا تحقیق جو شجرہ جہاں سے ملا لکھ ڈالا۔ ہم نے اسی غرض سے جب حضرت عمر فاروق کے متعلق کتابیں کھنگالیں اور آپ کی جملہ اولاد کا تذکرہ پڑھا جو کسی بھی کتاب میں ملا، صرف اسی غرض سے کہ یہ دیکھ سکیں کہ آپ کی اولاد، پوتے یا پڑپوتوں میں ناصر، منصور یا سلیمان وغیرہ کوئی نام مل جائے۔ اور اپنی تحقیق مکمل کر کے آپ سب کے سامنے رکھ دی کہ خود پڑھئے اور پڑھ کر غور کیجئے۔

نام ونسب و آلِ عمری (ازواج واولادِ سیدنا حضرت عمر بن خطاب العدوی القریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مختصر تعارف: امیر امومنین خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر الفاروق 40 سال قبل از ہجرت مکہ میں پیدا ہوئے۔ اور 27 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ ہجرت کے بعد آپ حضرت عتبان بن مالک انصاری کے برادر اسلامی قرار پائے جو بنو سالم کے سردار تھے۔ اذان کا طریقہ آپ کی ہی تجویز پر شعار پایا۔ 2 ہجری کو غزوہ بدر میں شامل 83 مہاجرین میں آپ بھی شامل تھے۔ اور یہ آپ کی شخصیت کا دبدبہ تھا کہ تمام قریشی قبائل کی شمولیت کے باوجود بنو عدی نے اس لڑائی میں شرکت نہ کی۔ عاصی بن ہاشم بن مغیرہ جو آپ کا ماموں تھا آپ کے ہاتھوں ہی جہنم واصل ہوا۔ غزوہ بدر کے شہداء میں سب سے پہلے شہید آپ کے آزاد کردہ یمنی غلام حضرت **مہجع بن صالح** تھے۔ جو عمرو بن حضر کے تیر سے زخمی ہوئے اور شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے۔ جب نبی اکرم ﷺ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا آج **مہجع** سید الشہداء ہیں۔ 3 ہجری کو غزوہ احد میں شمولیت کی اور اسی سال آپ کی بیٹی حضرت حفصہ بنت عمر کو حضور ﷺ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا۔ سن 5 ہجری کو غزوہ خندق میں ایک حصے کے نگران مقرر ہوئے جہاں آج کل ایک مسجد آپ ہی کے نام سے تعمیر ہے۔ سن 6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ کے اضطراب کا واقعہ مشہور ہے۔ غزوہ خیبر 7 ہجری میں شرکت کے بعد آپ کو مال غنیمت میں جو قطعہ اراضی ملی وہ آپ نے وقف کر دی۔ صحیح مسلم کے مطابق یہ اسلامی دور کا پہلا وقف تھا۔ سن 8 ہجری کو فتح مکہ کے موقع پر خواتین سے بیعت حضرت عمر نے حضور ﷺ کے کہنے پر لی۔ سن 9 ہجری کو غزوہ تبوک کے لئے آپ نے سارا مال واسباب پیش کر دیا۔ وصال نبوی ﷺ 10 ہجری کے موقع پر حضرت عمر کا فرط جذبات کا اظہار زبان زد عام ہے۔ 13 ہجری وصال ابو بکر صدیق کے بعد آپ دوسرے خلیفۃ المسلمین منتخب ہوئے۔ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں آپ اسلام کے پہلے قاضی کے طور پر باقاعدہ فائز ہوئے۔ (کتاب الاوائل العسکری - ص:357)

فاروق اعظم کے دس سال اور چھ ماہ کے فقید المثال دور خلافت میں اسلامی خلافت کا رقبہ بائیس لاکھ مربع میل تک پھیل گیا۔ جس میں اس وقت کی سپر پاورز روم اور فارس بھی شامل تھیں۔ آپ کے دور کی نئی اصلاحات اور ایجادات آج کے حکمرانوں کے لئے بھی مشعل راہ ہیں۔ بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور اسلام کا سنہرا ترین دور کہلاتا ہے۔

سن 23 ہجری 26 ذوالحج کی صبح فجر کے وقت حضرت مغیرہ بن شعبہ کے مجوسی غلام ابولولو فیروز نے آپ پر خنجر سے وار کئے جن سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ حضرت صہیب بن سنان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی خواہش پر آپ کو حضور اکرم ﷺ کے حجرے میں دفن کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر باختلاف رائے 55 سے 63 سال کے درمیان تھی۔

تعداد ازواج و اولادِ فاروق اعظم:

نام:	عمر بن خطاب العدوی القریشی	کنیت:	ابو حفص	لقب:	فاروق اعظم (روایت کے اختلاف سے یہ لقب یا تو حضور ﷺ نے خود دیا یا اہل کتاب نے آپ کے عدل کی وجہ سے آپ کو الفاروق ملقب کیا۔)
والد:	خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن عبد اللہ بن زراح بن عدی بن کعب بن لوئی بن فہر القریش (ساتویں پشت میں کعب بن لوئی سے حضور ﷺ سے شجرہ جاملتا ہے۔)				
والدہ:	**حنتمہ** بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرۃ بن کعب بن لوئی بن فہر القریش (ساتویں پشت میں مرۃ بن کعب سے حضور ﷺ سے شجرہ جاملتا ہے۔)				

نکاح نمبر	نام ازواج	قبیلہ	اولاد	حوالہ جات
1	حضرت زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ ابن جمح	قریش	حضرت عبد اللہ الاکبر بن عمر (کنیت ابو عبد الرحمٰن) حضرت عبد الرحمٰن الاکبر بن عمر حضرت حفصہ بنت عمر (ام المومنین)	الطبقات الکبیر از محمد بن سعد (ج:3 - ص47) کتاب المارف از مسلم بن قتیبہ (ص:226) البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر (ج:7 - ص:187)
2	حضرت جمیلہ بنت ثابت بن ابی الاقلح قیس بن عصمۃ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ بن زید	انصاری (قبیلہ اوس)	حضرت عاصم بن عمر	تاریخ ابن خلدون (ج:2 - ص316) البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر (ج:7 - ص:187) الطبقات الکبیر از محمد بن سعد (ج:3 - ص47)
3	حضرت ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب	قریش	حضرت زید الاکبر بن عمر حضرت رقیہ / فاطمہ بنت عمر	الطبقات الکبیر از محمد بن سعد (ج:3 - ص47) ابن قتیبہ خیال کرتے ہیں کہ صاحبزادی کا نام رقیہ یا فاطمہ تھا۔ جن کا نکاح ابراہیم بن نعیم سے ہوا۔ کتاب المارف از ابن قتیبہ (ص:226)
4	ام کلثوم / ملیکہ بنت جرول بن مالک بن الحسیب بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول ابن کعب	خزاعہ	حضرت عبید اللہ بن عمر حضرت زید الاصغر بن عمر (یہ دونوں بیٹے جنگ صفین میں مقتول ہوئے۔)	البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر (ج:7 - ص:187) طبری نے ام کلثوم بنت جرول اور ملیکہ بنت جرول کو الگ الگ ازواج لکھا ہے۔ (تاریخ الامم والملوک از علامہ طبری ج:5 - ص:220)
5	حضرت قریبیہ بنت ابی امیہ آپ ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ کی ہمشیرہ تھیں۔ (متفق علیہ)	مخزومہ	اولاد کا ذکر نہیں ملتا	قریبیہ بنت ابی امیہ کو بھی اسلام قبول نہ کرنے کی وجہ سے طلاق دی پھر انھوں نے قبول اسلام کے بعد حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر سے نکاح کیا (تاریخ الامم والملوک از علامہ طبری ج:5 - ص:220)

نمبر	نام زوجہ	قبیلہ	اولاد	حوالہ جات
6	حضرت ام حکیم بنت حارث بن ہشام بن مغیرہ ابن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم	خزاعہ	حضرت فاطمہ بنت عمر	تاریخ ابن خلدون (ج:2 - ص316) تاریخ الامم والملوک از علامہ طبری (ج:5 - ص:220) البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر (ج:7 - ص:187)
7	حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل	قریش	حضرت عیاض بن عمر	البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر (ج:7 - ص:187) تاریخ الامم والملوک از علامہ طبری (ج: 5 - ص:220) الطبقات الکبیر از محمد بن سعد (ج:3 - ص47)
8	حضرت سعیدہ بنت رافع ابن عبید اللہ العمروی	عمرو بن وعوف	حضرت عبد اللہ الاصغر بن عمر	معرفۃ الصحابہ از ابن اثیر الجرزی (ج:1 - ص:77، الرقم:210) فیضان فاروق اعظم از مجلس المدینۃ العلمیہ شعبہ (ج:1 - ص:83)
9	حضرت فکیہہ	ام ولد	حضرت عبد الرحمٰن الاوسط المعروف مجبر بن عمر حضرت زینب بنت عمر	ابن کثیر (ج:7 - ص:187)، علامہ طبری (ج:5 - ص:220) اور ابن قتیبہ مختلف آراء کے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ عبد الرحمٰن الاوسط اور عبد الرحمٰن الاصغر کی والدائیں باندیاں تھیں۔
10	حضرت لہیہ یمنی	ام ولد	حضرت عبد الرحمٰن الاصغر المعروف ابو شحمہ	البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر (ج:7 - ص:187) تاریخ الامم والملوک از علامہ طبری (ج:5 - ص:220) الطبقات الکبیر از محمد بن سعد (ج:3 - ص47)

مختلف کتب میں بالا ختلاف رائے فاروق اعظم سیدنا حضرت عمر ابن الخطاب کی کل آٹھ ازواج اور دو باندیوں کا تذکرہ ملا ہے۔ جن سے آپ کے کل 14 بچے ہوئے جن میں دس صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ ہم نے حوالہ جات کے ساتھ ان کا تفصیلی بیان اوپر درج کر دیا ہے۔ اور ہر ممکن کوشش کی ہے کہ کوئی نام رہ نہ گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

متفرق معلومات:

- ☆ عبد اللہ الاکبر بن عمر بدر اور احد میں کم سنی کے سبب شریک نہ ہو پائے۔ (کتاب المارف از مسلم بن قتیبہ ص:226)
- ☆ ابو شحمہ سے متعلق مشہور ہے کہ وہ شراب نوشی کے سبب حضرت عمر کے ہاتھوں کوڑوں کے سزاوار ہوئے اور اسی دکھ میں انتقال کر گئے۔ (کتاب المارف از مسلم بن قتیبہ ص:226)
- ☆ مروی ہے کہ حضرت کی جو صاحب زادی حضرت ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب کے بطن سے پیدا ہوئیں ان کا نام فاطمہ نہیں بلکہ رقیہ تھا اور ان کی شادی ابراہیم بن نعیم النحام (عدوی قریشی) سے ہوئی اور وہ اپنے شوہر کی زندگی میں ہی بے اولاد انتقال فرما گیئں تھیں۔ (کتاب المارف از مسلم بن قتیبہ ص:226)
- ☆ حضرت عاصم بن عمر کی والدہ جمیلہ کو بھی حضرت عمر نے کسی سبب طلاق دے دی تھی۔ قبول اسلام سے قبل ان کا نام عاصیہ تھا جو نبی ﷺ نے بدل کر جمیلہ رکھا تھا۔ عبد اللہ بن عمر حضرت عاصم سے بے حد محبت رکھتے تھے۔ (کتاب المارف از مسلم بن قتیبہ ص:226)
- ☆ حضرت زید الاکبر بن عمر ایک دفعہ ایک راستے سے گزر رہے تھے کہ بنی عویج اور بنی زراح کے مابین لڑائی ہو رہی تھی۔ ایک پتھر آپ کے بھی لگا اور اسی سے آپ کا انتقال ہو گیا۔ روایت ہے کہ ان کا اور ان کی والدہ ام کلثوم بنت علی کا جنازہ ایک ہی دفعہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے پڑھایا۔ (کتاب المارف از مسلم بن قتیبہ ص:229)
- ☆ حضرت عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم مشہور دشمن اسلام عمرو بن ہشام المغیرہ عرف ابو جہل کی چچازاد بہن تھیں۔ کیونکہ ہاشم اور ہشام دونوں سگے بھائی اور مغیرہ بن عبد اللہ کے بیٹے تھے۔ ان میں سے ہشام کے بیٹے عمرو بن ہشام کو تاریخ میں ابو جہل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (فیضان فاروق اعظم از مجلس المدینۃ العلمیہ شعبہ ج:1 - ص:76)
- ☆ ام حکیم کے متعلق طبری دو روایت بیان کرتے ہیں کہ ان کو طلاق دے دی تھی جبکہ مدائنی سے منقول ہے کہ طلاق نہیں دی تھی۔ (تاریخ الامم والملوک از علامہ طبری ج:5 - ص:220)
- ☆ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل سے بھی نکاح کیا اور آپ کے بعد حضرت زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کیا۔ (تاریخ الامم والملوک از علامہ طبری ج:5 - ص:220)
- ☆ ابن کثیر نقل کرتے ہیں کہ مدائنی کے مطابق عبید اللہ کی والدہ کا نام ملیکہ بنت جرول ہے۔ جب کہ واقدی کا قول ہے کہ ان کا نام کلثوم بنت جرول ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر ج:7 - ص:187)
- ☆ ابن کثیر ان الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ " میں کہتا ہوں حضرت عمر کی جملہ اولاد تیرہ 13 بچے ہیں، زید الاکبر، زید الاصغر، عاصم، عبد اللہ، عبد الرحمٰن الاکبر، عبد الرحمٰن الاوسط (زبیر بن بکار کا قول ہے کہ ان کی عرفیت ابو شحمہ تھی)، عبد الرحمٰن الاصغر، عبید اللہ، عیاض، حفصہ، رقیہ، زینب اور فاطمہ۔ (البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر ج:7 - ص:187)
- ☆ ابن کثیر کے مطابق حضرت عمر کی کل ازواج کی تعداد سات ہے جن میں جمیلہ بنت عاصم، زینب بنت مظعون، عاتکہ بنت زید، قریبیہ بنت ابی امیہ، ملیکہ بنت جرول، ام حکیم بنت حارث، ام کلثوم بنت علی، اور ام کلثوم بنت جرول دراصل ملیکہ بنت جرول ہے۔ اور دو لونڈیاں جن سے اولاد ہوئی فکیہہ اور لہیہ ہیں۔ لہیہ کے بارے اختلاف ہے کچھ نے اسے ام ولد اور بعض کے مطابق وہ یمنی الاصل ہیں جن سے حضرت عمر نے نکاح کیا تھا۔ (البدایۃ والنہایۃ از ابن کثیر ج:7 - ص:187)

سیدنا فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب العدوی القریشی
زوجہ اول: حضرت زینب بنت مظعون القریشی
ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر
زوجہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
شیخ الحدیث حضرت عبد اللہ الاکبر
حضرت عبد الرحمٰن الاکبر
زوجہ دوم: حضرت جمیلہ بنت ثابت انصاری
حضرت عاصم بن عمر
زوجہ سوم: حضرت ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب الہاشمی
حضرت زید الاکبر
حضرت رقیہ بنت عمر
زوجہ حضرت ابراہیم بن نعیم
زوجہ چہارم: حضرت ام کلثوم / ملیکہ بنت جرول الخزاعی
حضرت عبید اللہ بن عمر شہید فی الصفین
حضرت زید الاصغر شہید فی الصفین
زوجہ پنجم: حضرت قریبہ بنت ابی امیہ الخزومی (لاولد)
زوجہ ششم: حضرت ام حکیم بنت حارث الخزاعی
حضرت فاطمہ بنت عمر
زوجہ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب
زوجہ ہفتم: حضرت عاتکہ بنت زید القریشی
حضرت عیاض بن عمر
زوجہ ہشتم: حضرت سعیدہ بنت رافع بن عبید اللہ العمروی
حضرت عبد اللہ الاصغر
زوجہ نہم: حضرت فکہیہ ام ولد (باندی)
حضرت زینب بنت عمر
زوجہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن سراقہ
حضرت عبد الرحمٰن الاوسط المجیر
زوجہ دہم: حضرت لہیہ یمنی الاصل / ام ولد (باندی)
حضرت عبد الرحمٰن الاصغر المعروف ابو شحمہ

سیدنا فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب العدوی القریشی
حضرت عبداللہ الاکبر
عبداللہ بن عبداللہ
عمر بن عبداللہ فی المدینہ
ریاح بن عبداللہ فی المدینہ
عبدالرحمٰن بن عبداللہ فی الیمن
ابو بکر بن عبدالرحمٰن
یحییٰ بن عبدالرحمٰن
عمر بن عبدالرحمٰن
عبدالعزیز بن عبداللہ
ولی کرمان فی المدینہ
عبداللہ الناسک بن عبدالعزیز
عبدالحمید بن عبدالعزیز
اسحٰق عبدالعزیز
ابو بکر بن عبدالعزیز
محمد بن عبدالعزیز
عبدالرحمٰن بن عبداللہ الناسک
عبدالحمید بن عبداللہ الناسک
عبدالعزیز بن عبداللہ الناسک
عیسیٰ بن محمد فی الدمشق
عبداللہ بن محمد فی الطرسوس
ابراہیم بن محمد فی الرقۃ
ولی القضاء فی الرقۃ
واقد بن عبداللہ
عبداللہ بن واقد
سودا بنت عبداللہ
کلابہ بن عبداللہ
عمر بن عبداللہ
بلال بن عبداللہ
عبدالرحمٰن بن بلال
عبدالرحمٰن بن عبداللہ
ابو بکر بن عبداللہ
ابو عبیدہ بن عبداللہ
حفصہ بنت عبداللہ
عائشہ بنت عبداللہ
ابو سلمہ بن عبداللہ
اسمٰعیل بن عبداللہ
عبداللہ بن اسمٰعیل
ابو عبیدہ بن اسمٰعیل
عثمان بن اسمٰعیل
زید بن اسمٰعیل
عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل
حمزہ بن اسمٰعیل
جعفر بن اسمٰعیل
ابو سلمہ بنت اسمٰعیل
حمزہ بن عبداللہ ابو عمارہ
بقیہ صفحہ نمبر 7 پر
عبیداللہ بن عبداللہ
بقیہ صفحہ نمبر 7 پر
زید بن عبداللہ فی الکوفہ
بقیہ صفحہ نمبر 7 پر
سالم بن عبداللہ ابو عمرو
بقیہ صفحہ نمبر 7 پر
عاصم بن عبداللہ فی الکوفہ
بقیہ صفحہ نمبر 7 پر

سیدنا فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب العدوی القریشی
حضرت عبد اللہ الاکبر
سالم بن عبد اللہ (ابو عمرو)
عبید اللہ بن عبد اللہ
زید بن عبد اللہ فی الکوفہ
عمرو بن سالم فی المغرب
ابو بکر بن سالم
عبد اللہ بن سالم
عاصم بن سالم
جعفر بن سالم فقیہہ فی المدینہ
عبد العزیز بن سالم
عبدہ بن سالم
فاطمہ بنت سالم
حمزہ بن عبد اللہ ابو عمارہ
عمرو بن حمزہ
معاویہ بن حمزہ
عثمان بن حمزہ
ابراہیم بن حمزہ
ام المغیرہ بنت حمزہ
عمر بن عبید اللہ
عبد اللہ بن عبید اللہ
قاسم بن عبید اللہ
محمد بن عبید اللہ
ابو سلمہ بن عبید اللہ
زید بن عبید اللہ
عبد الرحمٰن بن عبید اللہ
جعفر بن عبید اللہ
ابو عبیدہ بن عبید اللہ
عثمان بن عبید اللہ
ام عمر بنت عبید اللہ
ابو بکر بن عبید اللہ
خالد بن ابو بکر (محدث)
عبد العزیز بن عبید اللہ
عمر بن عبد العزیز
ولی شرط فی المدینہ
حفصہ بنت زید
ابو بکر بن زید
سودہ بنت زید
عبد اللہ بن زید
فاطمہ بنت زید
زید بن زید
ام حمید بنت زید
عمر بن زید
ابراہیم بن زید
احمد بن زید
محمد بن زید
واقد بن محمد
ابراہیم بن محمد
عمر بن محمد فی الیمن
عاصم بن عبد اللہ فی الکوفہ
ام عمر بنت حمزہ
ام کلثوم بنت حمزہ
ام سلمہ بنت حمزہ
عبدہ بنت حمزہ
لیلیٰ بنت حمزہ
عائشہ بنت حمزہ

سیدنا فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب العدوی القریشی
حضرت عبید اللہ بن عمر
حضرت عاصم بن عمر
حضرت عبد الرحمٰن الاکبر
حُر بن عبید اللہ
ابو بکر بن عبید اللہ
عبد اللہ بن عبید اللہ
عبد العزیز بن عبد اللہ
عمر بن عبد العزیز
ولی کرمان
عبد اللہ بن عبد العزیز
معرو زاہد فی المدینہ
ام مسکین بنت عاصم
سلیمان بن عاصم
عمر بن عاصم
حفصہ بنت عاصم
لیلیٰ بنت عاصم (ام عاصم)
عبید اللہ بن عاصم
زوجہ: عبد العزیز بن مروان الاموی
والدہ: حضرت عمر بن عبد العزیز
عبد اللہ بن عبید اللہ
عاصم بن عبید اللہ
سلیمان بن عبید اللہ
عاصم بن سلیمان
عمر بن سلیمان
حفص بن عاصم
عیسیٰ بن حفص (ریاح)
اُم عاصم بنت حفص
اُم جمیل بنت حفص
عمر بن حفص
عیسیٰ بن عبد الرحمٰن
حضرت عبد الرحمٰن الاصغر
عبد الرحمٰن بن عبد الرحمٰن
حضرت زید الاصغر
عبد الرحمٰن بن زید
عبد اللہ بن عبد الرحمٰن
عبد الحمید بن عبد الرحمٰن
عبد الملک (ولی فی البحرین)
عبد الکبیر (ولی فی الصوائف)
عمر بن عبد الحمید فی الیمن
سعید بن عبد الحمید فی البحرین
ابراہیم بن عبد الحمید فی البصرہ
ابو یعقوب بن ابراہیم
اسحٰق بن ابراہیم
عبید اللہ بن عمر
ولی القضاء
عبد اللہ بن عمر
ابو بکر بن عمر
ولی القضاء فی الاردن
عبد الرحمٰن بن عمر
زید بن عمر
عاصم بن عمر
محمد بن عمر

حاصل مطالعہ: مندرجہ بالا معلومات کے بعد بہت حد تک واضح ہو چکا ہو گا کہ سیدنا فاروق اعظم کی اولاد میں بہت بعد تک بھی کوئی ناصر، منصور، جابر یا یزید نام کی شخصیت نہیں گزری۔ ایسی صورت میں ہندوستان کے مشہور و معروف صوفی بزرگان (جن میں حضرت ابو بن ادھم، حضرت شہاب الدین المعروف فرخ شاہ کابلی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر، حضرت جلال الدین تھانیسری حضرت سچل سرمست، حضرت شاہ ولی اللہ، اور حضرت نظام الدین بلخی جیسے نام شامل ہیں) کے شجرہ نسب کو مختلف واسطوں سے گزارتے ہوئے منصور بن ناصر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے جوڑنا بعید از عقل ہے۔ بہت تلاش بسیار کے بعد ایک خاتون کا نام اس ترتیب سے ملتا جلتا نظر سے گزرتا ہے جو کہ مذکورہ ہے۔ حضرت ام ناصر بن عبداللہ بن عمر،

دلیل نمبر 1: ایک تو یہ شجرہ خاتون کا ہے جو کہ حسن اتفاق سے حضرت ناصر بن اسود الہاشم بن عبداللہ دقدق بن امام باقر بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب کا ہے۔ دوسرا ان خاتون کا مکمل شجرہ بھی کچھ یوں ہے ام ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب۔

دلیل نمبر 2: اگر ناصر بن عبداللہ بن عمر نام کی کسی شخصیت کی موجودگی کو مان بھی لیا جائے تو وہ چونکہ حضرت عمر بن خطاب کے پوتے بنتے ہوں گے تو یقیناً ان کا دور حضرت سالم بن عبداللہ جو کہ حضرت عمر کے پوتے ہیں انھی کے قریب قریب کا ہی ہو گا۔ کتب الانساب کے مطابق حضرت سالم بن عبداللہ کی وفات سن 106 ھ درج ہے۔ جب کہ حضرت ام ناصر بنت عبداللہ بن عمر بن حفص کا دور سن 150 ھ کے قریب کا بیان کیا جاتا ہے جو کہ حضرت ناصر کی والدہ ہیں۔

دلیل نمبر 3: ہندوستان کے تقریباً تمام فاروقی النسب اولیا کا شجرہ حضرت ناصر بن عبداللہ بن عمر سے ملتا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ سبھی اولیا کا شجرہ مبارک مختلف کتب میں مختلف درج ہے جو کہ زمان و مکان کی قید سے آزاد ہو کر فقط کاپی پیسٹ کے اصول کے مطابق لکھا ہوا لگتا ہے۔ کیونکہ اوائل دور کے ہندوستانی عربی زبان سے ناآشنا ہونے کے سبب تاریخ کی عربی کتب سے اس طرح مستفید نہ ہو سکے جیسا کہ اس کا حق بنتا تھا۔

اختتامی نوٹ: مذکورہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ تمام اولیاء و صوفیاء کرام جن کا شجرہ حضرت ناصر بن عبداللہ بن عمر سے ملتا ہے غالب گمان ہے کہ ان کا درست شجرہ کچھ یوں ہو گا کہ (۔۔۔۔) بن ناصر بن ہاشم بن عبداللہ بن امام باقر بن زین العابدین بن امام حسین بن علی بن ابو طالب۔ واللہ اعلم بالصواب